بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلیاتِ جرأت

غزل

محمد ہی نبی ممدوح ذاتِ کبریائی کا
کہی بندہ گر اوسکی مدح دعوا ہی خدائی کا

سپہرِ معرفت حقا ہی وہ مہرِ الوہیت
کہ جسکا دین روشن آئینہ ہی حق نمائی کا

بلند اوسکا وہ ایوانِ مراتب ہی کہ ہین اوسکا
خیالِ ساکنانِ عرش کو یارا رسائی کا

منور کیون نہ اوسکی نور سے ہو خانۂ طاعت
کہ روشن کرنی والا ہی وہ شمع پارسائی کا

گروہ انبیا مین وہ ہی حق کا برگزیدہ ہی
سوا اوسکی لقب کسکو ملا ہی مصطفائی کا

رکھی ہی منزلت یہہ آستانِ سرورِ عالم
کہ فخرِ سلطنت ہی مرتبہ وہانکی گدائی کا

اوسکی عشق مین پابندِ الفت رہ دلا ہر دم
کہ ہووےگا یہی روزِ جزا موجب رہائی کا

سراپا نورِ حق نام خدا کہئی نہ کیون اوسکو
کہ جسکا نقش پا ہو جبہہ سا ساری خدائی کا

دلیل اوسکی ہی یکتائی کی یہہ لاریب ای جرأت
کہ تہا سایہ نہ اوس محبوبِ ذاتِ کبریائی کا

غزل

ایک جام سے حل کردی جو عقدہ دو جہانکا
ہوں مست مئِ عشق مین اوس پیرِ مغان کا

ہی مبدءِ فیاض کو ہی فیض اوسے سی
ظاہر ہی کہ آگہ ہی وہ اسرارِ نہان کا

تا اوس گلِ گلزارِ حقیقت کا کہی وصف
ہر برگ ہی اپنی لئیے ہم شکل زبان کا

بسے ہی چور کی دلمین جو چوری | تو کہتا ہی کہ اوسنی دم چرایا
عجب صحرا مین **جرأت** ہم ہوئی گم | کہ جو بندہ نی نقش پا نہ پایا

غزل

دیکھنا دشوار ہی اب اوس بت دلخواہ کا | یہ ہمین در پردہ گویا عشق ہی اللہ کا
کس طرح دست طلب پہونچے سر بام وصل تک | جب کہ مشکل ہو پہنچنا وان کمند آہ کا
لاش کو میری چھپا کر ایک کوئین ڈال دو | یارو مین کشتہ ہون ایک بیدرد دلنشین کے چاہ کا
کیون نہ چھٹ جاوین میری نبضین کہ وہ چھپ گیا | چوری چوری تھا جو ملنا ناکہ بیگاہ کا
بیحس و حیران جو ہون گھر مین پڑا ایسے عوض | کاش مین نقش قدم ہوتا کسی کے راہ کا
یاد آتی ہین ہمین وو سوسنی جوبن کی آہ | دیکھئی ابر سیاہ مین جبکہ جلوہ ماہ کا
پیچ و تاب عشق مین ہی یون دل زار و نحیف | موج دریا مین ہو جیسے برگ کاہ کا
اوسکی محفل مین کوئی دیکھی کہ ہی دل سے تری | کیا بصد حسرت نکلنا نالہ جانکاہ کا
دور مین اوس بادشاہ حسن کی کیا ہی عجب | روب بن جاوی گدا کا سا جو ہر اک شاہ کا
خاک ہون تو بھی وہ دامن سی نہ لگنی دی کہ ہی | عرش عالا ہر مزاج اوس شوخ غالی جاہ کا
مصلحت کیا ہی اوسکی گھر ہوی تو یان ڈر کا لگی | واہ ری دریافت کر جانا دل آگاہ کا
وای قسمت اوسی بھی **جرأت** ہوی آگاہ جب | بعد مدت ایک مکان ٹھیرا جو خلوت گاہ کا

غزل

غنچہ دل کو تو یون نالہ شبگیر کھلا | کہ خزان مین بھی رہی جو گل تصویر کھلا

یہان فوج غم جو ٹوٹ پڑی اتگر تمام
تاراج کردیا مری دلکا نگر تمام

راکھی تھی اسکے نذر کو سو ہاے کرون
اشکونکی ساتھ بہ گئے لخت جگر تمام

انکے نالے کھینچ بلبل مسکین رہگئے
گل چین چمن سے لیگئی گل توڑ کر تمام

گلزار سے جدا ہو تڑپتی ہین دام مین
چبھتی ہین مثل خار یہان بال و پر تمام

کرتا ہے قصد گھر سے نکلنیکا تو ویلے
گھیر تیگے دادخواہ تیرے رہگذر تمام

جرأت
بہتر کے ہی ایسی ہے سینہ مین غمکی اگ
جل بل گئے خاک ہو گئے جو دل جگر تمام

اب جون چراغ صبح کوئی دم کے ہین سو آہ
بس وہ اٹھا ادہر کو ہوی ہم ادہر تمام

غزل

نہوا اکدم کے خاطر سے گران تم
کہان یہہ بزم سیر بہاری کہان تم

بزنگ بوی گل کو ہم جدا ہین
ولیکن ساتھ ہین جاو جہان تم

جہپاتی کیون ہو باتین اب بہاری
نزکتی تھی کبھی ہمسے نہان تم

گناہ کیا ہمسے ایسا ہو گیا جو
ہوی نامہربان ایمہربان تم

ملایا خاک مین بندون کو اپنے
نبت ہی سنگدل ہو ای بتان تم

جو کچھہ باتین تمہاری دلمین آئین
ہمین کہتی رہی سو ایمیان تم

میری مرنی سے جیوتا غم تمہارا
کھو رہتی تو ہوا ب شادمان تم

نہین ہی حوصلہ سننے کا باقی
اب آگے تھام لو اپنی زبان تم

میان جرأت تمھین کیا ہو گیا ہے
سدا رہتی ہو کیون گریہ کنان تم

غزل